خاتمہ مضمون مذہب و معاشرت

(جو نمبر ۸ جلد ۲ سے شروع ہوا اور نمبر ۳ جلد ۳ مین ناتمام رہگیا تہا)

ان احکام شانزدہ گانہ توراۃ سے (جنکا منجانب اللہ ہونا بشہادت قرآن و حدیث ثابت ہے) یقیناً معلوم ہوا کہ جناب مخاطب کا احکام عشرہ کے سوا اور سب احکام توراۃ کو مشتبہ کہنا اور اُن کے منجانب اللہ ہونیسے انکاری ہونا بے انصافی و مغالطہ ہے اور توراۃ مین سوائے احکام عشرہ بہت ایسے احکام ہیں جنکا منجانب اللہ ہونا یقیناً ثابت ہے اور جناب مخاطب کے سابق اعتراف سے مسلم۔

جواب دفعہ سوم+ - اسمین شک نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض دنیاوی بلکہ دینی امور مین اپنے اصحاب سے مشورہ لیا کرتے مگر آپکا یہہ کہنا کہ جو کچہہ آنحضرت نے دنیاوی امور مین کہا ہے بحیثیت دنیاوی سرداری کے کہا ہے اور اصحاب کے مشورہ سے کہا ہے خدا کی طرف سے اُن امور دنیاوی میں کچہہ حکم نہین ہوا محض مغالطہ ہے۔ ایکسو اکہتر (۱۷۱) احکام قرآن و حدیث کو (جنکی تفصیل نمبر ۸ و ۹ جلد ۲ مین ہوچکی ہے) اور اُن کے سوا صدہا احکام قرآن و حدیث کے ایسے ہین جنمین آنحضرت کا کسی صحابی سے مشورہ لینا ثابت نہین ہے بلکہ اُن کا خدا کی طرف سے نازل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسمین اگر یہہ کہو کہ در اصل تو وہ احکام اصحاب کے مشورہ سے تجویز ہوئے نہین مگر مصلحت" بحکم دروغ مصلحت آمیز بہ جاہلون کو رغبت دلانی کے لئے وہ خدا کی طرف نسبت کیے گئے تو یہہ اور بات ہے جسپر کوئی مسلمان جرأت نہین کرسکتا اور اسکا کفر ہونا جلد سوم اشاعۃ السنہ

+ دفعہ سوم و دفعات آیندہ کا خلاصہ اصل کلام مخاطب نمبر ۱ جلد ۲ اشاعۃ السنہ مین منقول ہوچکا ہے ناظرین بوقت ملاحظہ جوابات ان دفعات کے اس کلام کی مراجعت فرماوین۔

مین بضمن مضمون تفرقہ بین الاسلام والزندقہ بخوبی ثابت ہوچکا ہے -

جواب دفعہ چہارم نمبر۸ و ۹ جلد۲ مین بخوبی ثابت ہوچکا ہے کہ احکام معاشرت کو خدا تعالی اور اسکے رسول نے مذہب مین داخل وشامل کیا ہے اسمین مسلمانون نے یہودیون کی پیروی سے اپنا تصرف نہین کیا - البتہ آپنے اُن احکام کے مذہب سے خارج کرنے مین عیسایون کا قدم بقدم اقتدا کیا ہے جنہون نے صرف اعتقادیات کو ایمان ٹھہرایا ہے اور کھانے پینے لینے دینے وغیرہ معاملات وعملیات کو مذہب سے خارج کرکے اپنی عقل کو حاکم خود مختار بنا رکھا ہے اور احکام توراۃ وانجیل کو پس پُشت ڈالدیا چنانچہ تفصیلی بیان اسکا نمبر۹ و ۱۰ جلد۲ مین گذرچکا ہے -

اور جو آپنے خیال کے تائید مین آپنے حدیث وانتم اعلم بامور دنیاکم دینی (تم دنیا کے کامون مین مجہ سے زیادہ دانا ہو) سے استشہاد کیا ہے اسمین آپنے وہی کام کیا ہے کہ لاتقربوا الصلوۃ کو لے لیا اور انتم سکاری کو چہوڑ دیا - اس حدیث مین آنحضرت صریح وصاف بیان کیا ہے کہ جو مین تمکو خدا کی طرف سے کہون اسکو لے لو - اور جو اپنے ظن وگمان سے کہون اسمین تم خود دانا ہو آپنے اِس حدیث کا پہلا جزو جسمین خدا کی طرف سے احکام کا متعلق مذہب ہون یا متعلق معاشرت واجب العمل ہونا بیان کیا گیا ہے خورد برد کرلیا ہے اور جزو اخیر کہ دُنیا کے کامون مین تم خود دانا ہو پڑہ سنایا پورا مضمون

عن رافع بن خدیج قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یابرون النخل یقول یلقحون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا کان خیرا قال فترکوہ فنفضت او قال فنقصت قال فذکروا ذلک لہ فقال انما

حدیث کا یہہ ہے رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہان کے لوگ درخت خرما کو تابیر کررہے تھے یعنی درخت نر کا پہول درخت مادہ پر چہاڑتے جس سے وہ خوب پہل لاتی - آنحضرت نے فرمایا ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو انہون نے اِس

انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من دینکم فخذوا به واذا امرتکم بشیء من رأیی فانما انا بشر —

وعن طلحة فقال ان كان ينفعهم فليصنعوه فانی انما ظننت ظنا فلا تؤاخذونی بالظن ولکن اذا حدثتکم عن الله شیئا فخذوا به فانی لن اکذب علی الله عز وجل —

وعن عایشة وانس فمر بهم فقال ما لنخلکم قالوا قلت کذا وکذا قال انتم اعلم بامور دنیاکم (صحیح مسلم ص ۲۶۴ جلد ۲).

کام کو چھوڑ دیا تو پھل جھڑ گیا یا کم نکلا تب پیر آنحضرت نے فرمایا کہ جو میں تمہیں دین کی بات کہوں وہ لے لو اور جو میں اپنی رائے سے تو میں بشر ہوں طلحہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اگر تابیر درخت میں انکا نفع ہے تو کیا کرو میں نے تو ظن و گمان سے کہا تھا (جو کہا تھا) اسپر مجھے مواخذہ نہ کرو لیکن میں جو خدا کیطرف سے کہوں اُسے لیلو کیونکہ میں خدا پر جھوٹ نہ باندھونگا حضرت عایشہ وانس کے روایت میں ہے کہ اسموقع پر آنحضرت نے وہ قول فرمایا کہ تم دنیا کے کاموں میں..

اِس حدیث میں صاف وصریح ارشاد ہے کہ جو احکام خدا کی طرف سے بیان کئے گئے جیسے قرآن کے سبھی احکام اور احادیث کے اکثر احکام - متعلق مذہب ہوں خواہ متعلق معاشرت وہ سب واجب العمل ہیں اور دین میں داخل ہیں اور حدیث انتم اعلم بامور دنیاکم میں وہ احکام مراد نہیں ہیں۔ اس حدیث میں وہی امور دنیاوی مراد ہیں جنسے خدا و رسول نے تعرض نہیں کیا اور انمیں اپنا کوئی حکم نہیں لگایا اور اگر آنحضرت نے انمیں کچھ دخل دیا ہے اور تعرض کیا ہے تو اس طور سے کیا ہے کہ کسی قرینہ حالی یا مقالی سابق یا لاحق سے انکا منجانب اللہ نہ ہونا بلکہ محض اپنے رائے وظن سے ہونا بتا دیا ہے جیسے ترک تابیر کھجور کا حکم جسکا خدا کی طرف سے نہ ہونا پیچھے کہدیا یا بریرہ لونڈی کو آزاد ہونے کے بعد مغیث غلام سے

---

§ یہ بیان دو طرح پر ہے ایک حقیقۃ وظاہرا کہ خدا تعالی نے ایسا فرمایا - دوسرا حکما وہ یہ کہ کسی کام میں خدا کی رضا و عدم رضا و ثواب و عذاب و حد و عقوبت کا اظہار فرمایا یا اس کا مباح ہونا و گناہ نہ ہونا بیان کیا —

نکاح کرنے کا حکم [۱] جسکا حکم شرعی نہ ہونا بعد استفسار بریرہ کے ظاہر فرمایا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی قدس سرہ نے **حجۃ اللہ البالغہ** کی ساتوین بحث مین احادیث نبوی کی نسبت فرمایا ہے کہ احادیث نبوی دو قسم ہین۔ قسم اول وہ ہین جو تبلیغ رسالت کے متعلق ہین۔ پھر اسکی تمثیل مین احادیث متعلق آخرت و صفات و احکام شرعیہ متعلق عبادات و ارتفاقات (معاملات و برتاؤ کی چیزین) و اخلاق و فضایل اعمال کو ذکر کیا پھر قسم ثانی کو بیان کیا اور فرمایا کہ یہہ قسم تبلیغ رسالت کی متعلق نہین ہے۔ اس قسم سے اُن احادیث کو شمار کیا جو آنحضرت کے ذاتی تجربہ یا ظن و رای پر متعلق اور اسکی تمثیل مین ممانعت تابیر کی حدیث اور مشکی گھوڑے سفید پیشانی کے پسند کرنے اور رغبت دلانیکی حدیث وغیرہ کو ذکر فرمایا۔

یہہ کلام جناب ممدوح کا سراسر ہمارے بیان کا مصدق ہے مگر جناب مخاطب کے ایک بھیا اسنے (جو ہمارا بھی کبھی دوست تھا) اس کلام کو موید خیال جناب سمجھا ہے اور مضمون **الدین یسر** مین (جو تہذیب ماہ شوال ۱۲۹۰ھ مین شایع ہوا) اس کلام کو نقل کرکے اس سے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ "دنیاوی باتون مین علماء دین کیطرف رجوع کرنا اور یہہ پوچھنا کہ کھانا کس وضع پر کھائین لباس کیسا پہنین برتن کیسے برتین مکان کیسے بنائین؟ و علی ہذا القیاس ضروری نہین ہے"۔ ولیکن یہہ انکی غلطی ہے۔

جن باتون کو بہ تمسک اس کلام کے انہون نے دین سے خارج کیا ہے اکثر ان باتون کو شاہ صاحب نے دین مین داخل کیا ہے اور بجملہ ارتفاقات شمار کیا ہے۔ انکو چاہیے کہ

---

۱ صحیح بخاری مین بصفحہ ۷۹۵ حدیث ہے کہ بریرہ نے جب مالکون نے آزاد کیا تو آنحضرت نے اسکو مغیث کی نکاح مین جو غلام تھا رہنے نہ رہنے کا اختیار دیا۔ پھر جب مغیث کو گلیون مین روتے پھرتے دیکھا اور ترس کھاکر بریرہ کو اُس نکاح کر لینے کا ارشاد فرمایا بریرہ نے کہا اتامرنی یا رسول اللہ فقال انما اشفع قالت فلا حاجۃ لی فیہ یعنی (یا رسول اللہ صلعم آپ مجھے حکم شرعی) دیتے مین؟ آپ نے کہا نہین مین صرف سفارش کرتا ہون۔ بریرہ نے کہا پھر مجھ کو اسکی حاجت نہین ہے +